CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 24-اگست 2000ء - 23 جمادی الاول 1421 ہجری - 24 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 192

سچا عشق

جنگ احد میں ایک صحابیہؓ کے خاوند' بھائی اور والد شہید ہو گئے اسے باری باری ان کی شہادت کی خبر دی گئی مگر وہ یہی پوچھتی رہی کہ خدا کے رسول کا کیا حال ہے۔ اور جب رسول اللہؐ کے چہرہ مبارک پر اس کی نظر پڑی تو کہنے لگی اگر آپ خیریت ہیں تو پھر ہر مصیبت ہیچ اور بے حقیقت ہے۔

(سیرۃ ابن ھشام جلد 3 ص 31 دار التوفیقہ للطباعہ بالازہر)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب: 30 جولائی 2000

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا ایک دلگداز واقعہ

رجسٹر روایات رفقاء سے حضرت مسیح موعود کی سیرت کا دلنشین تذکرہ

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط نمبر 2)

اسلام آباد (برطانیہ) 30 جولائی 2000ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے آخری روز اپنے اختتامی خطاب میں سیرت حضرت مسیح موعود کا مضمون رجسٹر روایات رفقاء کے حوالے سے بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطاب لندن کے وقت کے مطابق پونے پانچ بجے شام (پاکستانی وقت رات پونے نو بجے) شروع ہوا لندن وقت کے مطابق سات بجے (پاکستانی وقت گیارہ بجے رات) ختم ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج کی تقریر حضرت مسیح موعود کی سیرت پر تقاریر کے سلسلہ کی کڑی ہے۔ یہ تقریر روایات (رفقاء) کے رجسٹر سے تیار کی گئی ہے۔ ابھی بہت سا مواد باقی ہے آئندہ نہ معلوم کتنے سال یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور نے فرمایا ان رجسٹروں کی روایات کی خاص بات یہ ہے کہ یہ (رفقاء) کے اپنے الفاظ میں ہیں۔ جس طرح انہوں نے دیکھا۔ ایمان افروز نظارے اور نشانات دیکھے یہ باتیں خود اپنے سادہ الفاظ میں بیان کیں۔ مؤرخ کی زبان اور ہوتی ہے اور راوی کی زبان اور۔ یہ واقعات (رفقاء) کی زبان میں ہی بیان کئے جا رہے ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کا تعارف بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ 1862ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مشتاق احمد صاحب تھے 17 سال کپور تھلہ میں اپنے چچا کے پاس رہے جن کی اپنی اولاد احمدی نہ تھی۔ براہین احمدیہ کے مطالعہ سے احمدی ہوئے۔ 1884ء میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بیعت کے لئے عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود نے اذن الٰہی کے بغیر بیعت لینے سے انکار کیا۔ 1889ء میں بیعت اولیٰ میں

باقی صفحہ 2 کالم 1 پر

جلسہ سالانہ جرمنی کے پروگرام

ایم ٹی اے کی نشریات۔ پاکستانی وقت کے مطابق

احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں چنانچہ مورخہ 25۔ اگست 2000ء کا خطبہ جمعہ من ہائم جرمنی سے لائیو Live نشر کیا جائے گا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ جرمنی میں لجنہ سے خطاب کی ریکارڈنگ اور اختتامی خطاب Live 27۔ اگست اتوار کے روز نشر کیا جائے گا۔ اسی طرح یکم ستمبر کو حضور ہمبرگ میں تشریف فرما ہوں گے اور ہمبرگ سے خطبہ جمعہ Live نشر ہو گا اور متعدد پروگرام نشر ہوں گے۔ جرمنی کے پروگراموں کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں۔ احباب کثرت سے استفادہ فرمائیں۔

مورخہ 25۔ اگست 2000ء

جرمنی سے براہ راست

نظم و افتتاحی اعلانات 2:00p.m تا 2.15

جلسہ کی ڈاکومنٹری 1984ء تا 2000ء 2:15p.m. تا 3:15

من ہائم شہر کی دستاویزی فلم 3:15p.m. تا 4:00

معائنہ انتظامات 4:00p.m. تا 4:45

اعلانات 4:45p.m. تا 4:50

تقریب پرچم کشائی 4:50p.m. تا 5:00

خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ (Live) 5:00p.m.

دستاویزی فلم (جلسہ سالانہ) 6:00p.m. تا 7:00

مختلف انٹرویوز 7:00p.m. تا 7:30

خطبہ جمعہ (دوبارہ) 7:30p.m. تا 8:30

خطاب مکرم امیر صاحب جرمنی 8:30p.m. تا 9:15

خطاب مکرم مولانا ناصر احمد صاحب 9:15p.m. تا 10:00

مورخہ 27-08-2000

من ہائم جرمنی سے براہ راست

نظم۔ اعلانات 1:00p.m. تا 1:15

جلسہ سالانہ جرمنی کی دستاویزی فلم حصہ دوم 1:15p.m. تا 2:15

نظم Live 2:30p.m. تا 2:40

تقریر مولانا حیدر علی ظفر صاحب Live 2:40p.m. تا 3:10

حضور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب کی ریکارڈنگ 26-08-2000 3:15p.m. تا 3:45

دستاویزی فلم جلسہ 2000ء 4:45p.m. تا 5:45

نظم / ترانہ ریکارڈنگ 26-08-2000 5:45p.m. تا 6:00

ایم ٹی اے ورائٹی 6:00p.m. تا 7:00

دعوت الی اللہ پروگرام

اختتامی سیشن (Live)

تلاوت 7:00p.m. تا 7:15

نظم 7:15p.m. تا 7:30

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب 7:30 p.m.

اعلانات و انٹرویوز 9:00p.m. تا 9:30

مجلس عرفان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ریکارڈنگ 25-08-2000 9:30p.m. تا 10:30

باقی صفحہ 2 کالم 4 پر

بقیہ اختتامی خطاب

شامل ہوئے۔ جب بھی قادیان آتے تو حضرت مسیح موعود کی خدمت کرتے۔ آپ کو جنگ مقدس لکھنے کی سعادت ملی۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کے بارے میں لکھا کہ آپ دقیق الفہم ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے خطوں کے جواب بھی لکھا کرتے تھے۔ ایک خط پر لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے سوا کوئی نہ کھولے۔ آپ خط لے کر گئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہم اور آپ کوئی دو ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج بھی ڈاک میں ایسے خطوط آ جاتے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا نہ کھولے تو بعض اوقات دوسروں کو بھی خط کھولنا ہوتے ہیں تاہم رازداری پر مبنی خطوط کو بہر حال میں خود ہی پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ فرمایا کپورتھلے کی جماعت جس طرح دنیا میں میرے ساتھ ہے اسی طرح آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی۔ 313 (رفقاء) کی فہرست میں آپ کا ذکر 9 ویں نمبر پر ہے۔ آپ کو شاعری سے بھی دلچسپی تھی آپ کی دو چار نظمیں ملتی ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی بیعت کے بعد شعر کہنا ترک کر دیا۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (بیت) مبارک کے ملحقہ کمرے سے (بیت) میں آئے۔ اس وقت حضور چشم پر آب تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے دریافت کیا حضور! کیا بات ہے؟ فرمایا آج مجھے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اس شعر نے بہت رلایا۔

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

یعنی اے محمد! تو تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو بھی مر جائے مجھے تو تیری ہی موت کا خوف تھا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کاش یہ رباعی میری ہوتی۔ اور میری ساری تحریریں ان کی ہو جاتیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کی کتب کتنی روشنی پھیلانے والی ہیں مگر آپ ان سب کے بدلے صرف یہ شعر چاہتے تھے۔

مہمان نوازی

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہم جانے لگتے تو حضور دودھ لے کر آتے اور فرماتے پی لو۔ پھر ہمیں رخصت کرنے نہر تک ساتھ جاتے۔ ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں ایک دفعہ میں، حضرت منشی اروڑا خان صاحب اور محمد خان مرحوم حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھے تھے۔ افطاری کا وقت تھا۔ حضور نے شربت کا گلاس منگوایا۔ میں نے عرض کیا حضور منشی اروڑا صاحب کا اس سے کیا بنے گا۔ کل افطاری کے وقت انہوں نے 9 گلاس پیئے تھے۔ حضور یہ سن کر اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور ایک لوٹا شربت کا لائے اور منشی اروڑے خان صاحب کو پیش کر دیا۔

ایک غریب احمدی پر شفقت

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ علی گوہر نامی ایک غریب احمدی کپورتھلہ میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہوئے تو اڑھائی روپے پنشن مقرر ہوئی۔ یہ جالندھر چلے گئے۔ اخلاص کی وجہ سے خواہش تھی کہ حضور کی زیارت کریں مگر تہی دستی مانع تھی۔ میں نے قادیان جانا تھا چنانچہ میں ان کو ساتھ لے گیا۔ زیارت سے مشرف ہو کر واپس جانے لگے تو حضرت صاحب نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ ٹھہریں۔ حضرت صاحب نے اندر سے 12 روپے لا کر ان کو عطا فرمائے۔ انہوں نے ادب کی وجہ سے معذرت کی اور عرض کیا کہ یہ تو ہمارا فرض ہے کہ آپ کی خدمت کریں۔ حضرت صاحب نے اصرار کیا مگر وہ نہ مانے۔ حضرت مسیح موعود نے مجھے مخاطب کر کے کہا آپ کے دوست ہیں ان کو سمجھائیں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ حضور خود دے رہے ہیں۔ یہ برکت کی بات ہے۔ اس پر انہوں نے روتے ہوئے روپے لے لئے۔ جب جالندھر آئے تو اسی قدر رقم یعنی 12 روپے پر ملازم ہو گئے۔

ایک پر ہیبت الہام

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکل آئیں جن کی خارش کی وجہ سے حضور کو بہت تکلیف تھی۔ آپ عصر کے وقت تشریف لائے۔ حضور اس وقت چشم پر آب تھے۔ میں نے عرض کیا حضور آج یہ کیا بات ہے فرمایا مجھے خیال آیا کہ کتنے اہم کام میرے سپرد ہیں اور میری صحت کا یہ حال ہے۔ اس پر مجھے ایک پُرہیبت الہام ہوا۔

کیا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اٹھا۔ میں نے بہت دعا کی اور بہت گریہ وزاری کی۔ جب میں نے دعا سے سر اٹھایا تو دیکھا کہ خارش یا پھنسیوں کا نام و نشان نہ تھا۔ حضور نے مجھے ہاتھ دکھائے جو بالکل صاف تھے۔

خدا خود تمہیں پڑھائے گا

حضرت منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں بٹالے سے قادیان جا رہا تھا۔ ایک سکھ ملا جو قادیان سے آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ آج ایک عجیب بات ہوئی۔ صاحبزادہ محمود تالاب کے پاس ٹہل رہے تھے۔ آپ نے آواز دی محمود! پھر فرمایا اگر تم وہی محمود ہو جس کی خبر خدا نے دی ہے تو خدا خود تمہیں پڑھائے گا۔

رجوعِ جہاں ہؤا

اے سونے والو جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہؤا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہؤا

(درثمین)

خدا پر کامل یقین

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ سے سوال کیا گیا کہ جب آپ کسی الہام کے پورا ہونے کی میعاد مقرر فرماتے ہیں تو کیا یہ بھی الہام الٰہی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہمیں خدا پر ایسا کامل یقین اور بھروسہ ہے کہ بذریعہ دعا اس نشان کو اس وقت میں ظاہر کروا دیتا ہوں۔

مولوی سے شفقت

ایک اور روایت میں حضرت منشی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مولوی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو اپنی صداقت کے دلائل بیان فرمائے۔ اور آخر میں فرمایا اب آپ سمجھ گئے اس نے کہا ہاں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ حضور مسکرائے اور اسے کچھ نہ کہا۔ بٹالہ جا کر اس شخص نے ایک اشتہار لکھا اور بتایا کہ آپ بہت مخیر ہیں۔ میں نے آپ کے منہ پر آپ کو دجال کہا مگر آپ کے ماتھے پر ذرا بل نہ آیا۔ آتے ہوئے میں نے کہا کہ میرے پاس واپسی کا کرایہ نہیں ہے۔ آپ نے مجھے 25 روپے لا کر دیئے۔

حضرت منشی صاحب ابتدائی (رفقاء) میں شامل تھے۔ اور قادیان جا کر جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ اس نے آپ سے آٹھ آنے مانگے۔ ہم گئے تو ہم نے یہ خواب حضور کی خدمت میں بیان کی۔ آپ نے فرمایا اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم علم پڑھو گے۔ چنانچہ میں نے اور نواب دین نے قرآن کریم اور دوسری کتب پڑھیں۔ حضور کا فرمانا پورا ہوا۔

بقیہ پروگرام جلسہ جرمنی

دستاویزی فلم مختلف اقوام کا جلسہ
10:30p.m. تا 11:00

یکم ستمبر بروز جمعہ Live ہمبرگ سے

خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2000ء Live — 5:00 p.m.
حضور ایدہ اللہ جرمنی میں۔ دستاویزی فلم — 6:00p.m. تا 6:30
حضور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب 26-08-2000 — 6:30p.m. تا 7:30
خطبہ جمعہ دوبارہ — 7:30p.m. تا 8:30
ایم ٹی اے سپیشل — 8:30p.m. تا 9:00
حضور کا مختلف اقوام کے جلسہ میں ورود — 9:00p.m. تا 10:00
ڈاکٹر عبدالغفار مربی سلسلہ جرمنی کی تقریر 26-08-2000 کی ریکارڈنگ — 10:00p.m. تا 10:40
ایم ٹی اے ورائٹی جرمن تقریر — 10:40p.m. تا 11:00

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

قسط دوم آخر

عبدالسمیع خان

وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور غربیہ تک جا پہنچے

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الی اللہ کے میدان میں

انہوں نے موت سے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے

نیکوکار مسافر

اللہ تعالیٰ اشاعت اسلام میں صحابہؓ کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی کے رنگ میں فرماتا ہے۔

بایدی سفرۃٍ کرامٍ بررۃٍ (عبس: 16-17)

یعنی قرآنی شریعت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں اور صحابہؓ نے اس پیشگوئی کو اپنے عمل سے خوب سچا کر دکھایا۔

رسول کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کو بشارت دی تھی کہ خدا تمہیں مصر پر غالب کرے گا۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ فتح کے بعد وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ میری دادی ہاجرہ وہاں سے تعلق رکھتی تھیں۔

(مسند احمد جلد 5 ص 174)

صحابہؓ نے مصر کو فتح کیا اور اس وصیت پر عمل کیا۔ اور جب وہاں کے پادریوں سے بہت احسان و مروت کا معاملہ کیا گیا تو انہوں نے متحیر ہو کر وجہ پوچھی تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا مصر سے رحمی تعلق ہے اس کا خیال رکھنا۔ اسے سن کر پادری نے کہا کہ اتنے صدیوں پرانے اور سینکڑوں میل دور کے رشتہ دار کا خیال سوائے ایک نبی کے اور کوئی نہیں رکھ سکتا اور یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا۔

(بحوالہ رفقائے احمد جلد 5 حصہ دوم ص 28)

مصر کا ایک بہت بڑا رئیس شطا نامی مسلمانوں کے اخلاقی محاسن کا گرویدہ ہو کر دو ہزار آدمیوں کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

(تاریخ مقریزی بحوالہ سیر الصحابہ جلد 5 حصہ دوم ص 135)

14 ہجری میں جنگ قادسیہ میں ایک ایرانی گرفتار ہو کر آیا۔ اس کو مسلمانوں کی وفاداری' راستبازی اور ہمدردی کا منظر نظر آیا تو بے ساختہ کہنے لگا کہ جب تک تم میں یہ اوصاف موجود ہیں تم شکست نہیں کھا سکتے۔ اب مجھے ایرانیوں سے کوئی سروکار نہیں اور مسلمان ہو گیا۔

(تاریخ طبری جلد سوم ص 30 مطبوعہ 1939ء)

حکمت کے راز

دعوت الی اللہ کی کامیابی کا ایک گر حکمت اور موعظہ حسنہ ہے اور صحابہؓ اس میدان کے خوب شہسوار تھے۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں تبلیغ کی خدمت سرانجام دے رہے تھے اور حضرت اسعد بن زرارہؓ کے مکان پر رہائش رکھتے تھے۔ حضرت اسعدؓ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ سے کہا کہ حضرت سعد بن معاذؓ قبیلہ اوس کے رئیس ہیں۔ ہمارے سخت مخالف ہیں جس کی وجہ سے ان کا قبیلہ اسلام کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ ان کو تبلیغ کرنی چاہئے۔ اگر وہ مسلمان ہو گئے تو دو آدمی بھی کافر نہ رہ سکیں گے۔ چنانچہ سعد بن معاذؓ اور حضرت مصعبؓ کی ملاقات ہوئی تو حضرت مصعبؓ نے کہا کہ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں آپ بیٹھ کر سن لیں۔ ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے۔ سعد نے منظور کیا تو حضرت مصعبؓ نے اسلام کی حقیقت بیان کی اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھیں جن کو سن کر سعد بن معاذؓ کلمہ شہادت پکار اٹھے اور مسلمان ہو گئے۔

(سیر الصحابہؓ جلد 3 حصہ دوم ص 13)

عرب میں دستور تھا کہ سرداران قبائل خاص طور پر اپنے لئے بت بنوا کر گھروں میں رکھتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ اس طریقہ کے مطابق مدینہ میں قبیلہ بنو سلمہ کے سردار عمرو بن جموح نے ایک لکڑی کا بت بنوا کر گھر میں رکھا ہوا تھا۔ بنو سلمہ کے چند نوجوانوں نے جو مسلمان ہو چکے تھے ان پر بت پرستی کی حقیقت واضح کرنے اور توحید کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک دلچسپ طریقہ اختیار کیا۔ یہ نوجوان جن میں معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمروؓ شامل تھے رات کو خفیہ طور پر آتے اور گھر والوں کو سوتا پا کر اس بت کو اٹھا لاتے اور باہر گڑھے میں پھینک دیتے تھے۔ صبح کو اٹھ کر عمرو سخت برہم ہوتے اور اپنے خدا کو اٹھا کر اندر لے جاتے۔ نہلاتے اور خوشبو مل کر پھر وہیں رکھ دیتے۔ آخر عاجز آ کر ایک دن بت کی گردن میں تلوار لٹکائی اور کہا مجھے تو پتہ نہیں ورنہ ان لوگوں کی خود خبر لیتا اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو کرو۔ یہ تلوار موجود ہے۔ ان لڑکوں کو اب ایک اور چال سوجھی۔ رات کو آ کر بت کو اٹھایا گردن سے تلوار علیحدہ کی اور بت کے ساتھ ایک مرے ہوئے کتے کو باندھ کر کنویں پر لٹکا دیا۔ عمرو نے یہ کیفیت دیکھی تو چشم بصیرت روشن ہو گئی اور نوجوانوں کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد اول دوم ص 452)

حضرت عبادہؓ بن صامت مکہ سے مسلمان ہو کر پلٹے تو مکان پر پہنچتے ہی والدہ کو مشرف بہ اسلام کیا۔ کعب بن عجرہ ایک دوست تھے اور ہنوز مسلمان نہ ہوئے تھے۔ ان کے گھر میں ایک بڑا سا بت رکھا تھا۔ حضرت عبادہؓ کو فکر تھی کہ کسی صورت سے یہ گھر بھی شرک سے پاک ہو۔ موقع پا کر اندر گئے اور بت کو توڑ ڈالا۔ کعب کو ہدایت نصیب ہوئی اور وہ جمعیت اسلام میں آ ملے۔

(سیر الصحابہؓ جلد 5 حصہ دوم ص 49)

حضرت ابو طلحہؓ ایک درخت کی عبادت کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت ام سلیمؓ سے نکاح کی خواہش کی تو انہوں نے کہا "ابو طلحہ کیا تمہیں یہ خبر نہیں کہ جس خدا کو تم پوجتے ہو وہ زمین سے اگا ہے۔" بولے "مجھے معلوم ہے۔" بولیں "تو کیا تمہیں ایک درخت کی عبادت سے شرم نہیں آتی"؟ چنانچہ جب تک انہوں نے بت پرستی سے توبہ کر کے کلمہ توحید نہیں پڑھا انہوں نے ان سے نکاح کرنا پسند نہیں کیا اور ابو طلحہ کے اسلام قبول کرنے کو ہی اپنا حق مہر تسلیم کیا۔

(الاصابہ جلد 4 ص 442)

پرخار سفر

یہ تو صحابہؓ کے ذوق و شوق اور جذبہ ایمانی کا ذکر تھا۔ مگر دعوت الی اللہ کی راہ ایک پرخار راہ ہے اور قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں لیکن یہ دکھ اہل عشق کے لئے روح کی غذا ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ جب اسلام لائے تو ایک تقریر کے ذریعہ قریش کو اسلام کی دعوت دی۔ کفار نے توحید کی منادی سن کر ان پر حملہ کر دیا اور اس قدر مارا کہ حضرت ابوبکرؓ کے قبیلہ بنو تیم کو ان کی موت کا یقین آ گیا اور وہ ان کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔ شام کے وقت افاقہ ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے رسول کریمؐ کا حال پوچھا اور جب تک حضورؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے انہیں چین نہیں آیا۔

(اسد الغابہ تذکرہ ام الخیر جلد 5 ص 580)

حضرت ابوذر غفاریؓ نے اسلام قبول کرتے ہی خانہ کعبہ میں اسلام کا اعلان کیا اور دعوت توحید دی تو دشمنوں نے اس قدر مارا کہ تمام بدن لہولہان ہو گیا۔

(مسلم کتاب الفضائل - فضائل ابوذر)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے ایک دن دوسرے صحابہ کے منع کرنے کے باوجود قریش کو سنانے کے لئے قرآن کی چند آیات کی بلند آواز سے تلاوت کی۔ کفار نے اس قدر مارا کہ چہرے پر نشان پڑ گئے۔ مگر انہوں نے صحابہؓ سے کہا کہ اگر اجازت دو تو کل پھر اسی طرح قرآن کی تلاوت کروں۔

(اسد الغابہ تذکرہ عبداللہ بن مسعودؓ)

شان شہادت

اس راہ میں صحابہؓ نے جانی قربانی کی بھی حیرت انگیز مثالیں پیش کیں۔ صفر 4 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل عضل اور قارہ کے نمائندوں کی اس درخواست پر دس مبلغین صحابہؓ کا ایک قافلہ روانہ کیا کہ ہمیں مسلمان بنانے اور ہماری تربیت کے لئے چند افراد ہمارے علاقے میں بھیجے جائیں۔ مگر یہ لوگ جھوٹے اور دغاباز تھے اور ان کے دو سو تیر اندازوں نے مقام رجیع پر ان دس معصوم صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ صحابہؓ نے شہادت اس شان سے قبول کی کہ دلوں پر لرزہ طاری کر گئے۔

یہی وہ لوگ تھے جو آخری سانسوں تک حقیقی داعی الی اللہ بنے رہے۔ ان صحابہ میں سے ایک حضرت خبیب بن عدیؓ بھی تھے جن کو

دشمنوں نے قید کر لیا تھا اور سولی پر لٹکایا تھا۔

انہوں نے قید کی حالت میں ایسے عالی کردار کا مظاہرہ کیا کہ اس گھر کے فرد انہیں بھول نہیں سکے۔ ایک ایسا موقع آیا کہ استرا ان کے ہاتھ میں تھا اور گھر کا ایک بچہ ان کے قریب چلا گیا۔ بچے کی ماں دور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کا تو دل کانپ اٹھا مگر حضرت خبیبؓ نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ میں اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ وہ عورت جس کا نام ماویہ یا ماریہ تھا خبیبؓ کے اعلیٰ اخلاق سے اس قدر متاثر تھی کہ بعد میں مسلمان ہو گئی اور کہا کرتی تھی کہ خبیبؓ کو خدائی رزق عطا ہوتا تھا۔ میں نے انہیں انگور کھاتے دیکھا جب کہ مکہ میں انگوروں کا کوئی نشان نہیں تھا اور خبیب آہنی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ الرجیع و سیرۃ ابن ہشام جلد 3 ص 165)

حضرت خبیبؓ کو جب شہید کیا گیا تو اس مجمع میں ایک شخص سعید بن عامر بھی شریک تھا۔ یہ بھی بعد میں مسلمان ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں والی بنایا گیا۔ مگر جب بھی اسے خبیبؓ کا دردناک واقعہ اور ان کی جرأت مندانہ شہادت یاد آتی تو اس پر غشی کی حالت طاری ہو جاتی تھی۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 3 ص 166)

واقعہ رجیع کے تھوڑے عرصہ بعد قبیلہ بنو سلیم کے شاخ قبائل رعل اور ذکوان نے درخواست کی کہ ہمارے ہاں کچھ مبلغ بھجوائے جائیں۔ حضور نے ستر قاری یعنی قرآن خوان انصار ان کے ساتھ روانہ فرمائے مگر دشمنوں نے انہیں بھی دھوکے کے ساتھ ظالمانہ طور پر شہید کر دیا اور صرف دو صحابہؓ زندہ بچ سکے۔ اسے بئر معونہ کے واقعہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

اس قافلہ کے ایک فرد حضرت حرام بن ملحانؓ کو عین اس وقت شہید کیا گیا جب وہ حضورؐ کی طرف سے قبیلہ عامر کے رئیس عامر بن طفیل کو دعوت اسلام دے رہے تھے۔ اس وقت ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ اللہ اکبر فزت و رب الکعبہ اللہ اکبر۔ کعبہ کے رب کی قسم میں نے مراد پالی۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ رجیع و بئر معونہ)

درحقیقت اللہ کی طرف بلاتے ہوئے جان دے دینا ہی صحابہؓ کی دلی مراد اور تمنا تھی اور یہی الفاظ منہ سے نکلتے تھے۔

بئر معونہ کے موقع پر شہید ہونے والے ان صحابہؓ میں عامر بن فہیرہؓ بھی تھے جنہیں جبار اسلمی نے قتل کیا تھا۔ یہ بعد میں مسلمان ہو گیا اور اپنے مسلمان ہونے کی یہ وجہ بیان کرتا تھا کہ جب میں نے عامرؓ کو شہید کیا تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا فزت واللہ (یعنی خدا کی قسم میں اپنی مراد کو پہنچ گیا) میں یہ الفاظ سن کر متعجب ہوا کہ مرنے کا اس کی مراد سے کیا تعلق ہے۔ میں نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ مسلمان خدا کے رستے میں جان دینے کو سب سے بڑی کامیابی خیال کرتے ہیں۔ اس بات کا میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آخر اسی اثر کے تحت میں مسلمان ہو گیا۔

(زرقانی جلد 2 ص 78) (نیز سیرۃ ابن ہشام جلد 3 ص 187)

عورتیں بھی اس میدان میں پیچھے نہ رہیں۔ حضرت ام شریک کا واقعہ دعوت الی اللہ کے فدائیانہ جذبہ اور جواب میں الٰہی نصرت کی غیر معمولی مثال ہے۔

آپ قبیلہ عامر لوئی سے تعلق رکھتی تھیں اور اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی تو مخفی طور پر قریش کی عورتوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا۔ قریش کو معلوم ہوا تو انہوں نے قید کر لیا اور کئی دن سخت بھوک اور پیاس کی حالت میں رکھا۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ام شریک کو غیبی رزق عطا فرمایا اور اس معجزہ سے متاثر ہو کر ان کو قید کرنے والے اسلام لے آئے اور ان کو رہا کر دیا۔

(الاصابہ جلد 4 ص 446)

حضرت عروہ بن مسعود ثقفیؓ قبیلہ ثقیف کے سردار اور نہایت ہر دلعزیز تھے۔ غزوہ طائف کے بعد حضور مدینہ کی طرف عازم سفر تھے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور واپس آ کر حضور کی اجازت سے اپنے قبیلہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مگر قوم نے انہیں شہید کر دیا۔

(اسد الغابہ تذکرہ عروہ بن مسعودؓ جلد 3 ص 6-4)

بہار جاوداں

حضرت عروہؓ شہید ہو گئے مگر ان کا خون رائیگاں نہیں گیا اور ایک وقت آیا کہ ان کا قبیلہ محمد مصطفیٰؐ کے جاں نثاروں میں شامل ہو گیا اور آپ کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے لگا۔

درحقیقت دعوت الی اللہ کی تاریخ کا یہی خلاصہ ہے۔ عشق و وفا کے کھیت خون سینچنے سے ہی پنپتے ہیں۔ پس اسلام کے باغ پر جو بہار آئی وہ رسول کریمؐ کے سچے متبعین کی سچی قربانیوں کا ایک لازمی نتیجہ تھا جو پہلے براہ راست نبوت کی نگرانی میں اور پھر خلافت راشدہ کے تابع اس خوشبو کو عام کرتے رہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود..... نے صحابہؓ کے اس بیکراں جذبہ اور ان کی کامیابیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے اسے رسول کریم ﷺ کا معجزہ قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"دیکھو کہ اس مرد کی کیسی بلند شان ہے۔ جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی۔ اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو منتقل کیا۔ یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو گیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئت اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہو گئے۔ اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے۔ اور ان کی پیشانی کے نقشوں میں محبت مولیٰ کے بعید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہو گئے۔ اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور غربیہ تک پہنچے اور ملت محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا..... اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا۔ اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاروں سے ذبح کیے گئے۔"

(نجم الہدیٰ ص 8 روحانی خزائن جلد 14 ص 41 تا 43)

ریاکاری انسان کو ہلاک کر دیتی ہے

شیطان ریا کے رستے نقب لگاتا ہے

ارشادات حضرت مسیح موعود

مامورین کا خاص نشان

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ اس بات کے حریص اور آرزومند نہیں ہوتے کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوں اور اس کی تعریفیں کریں بلکہ ان لوگوں میں طبعاً مخفی رہنے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ دنیا سے الگ رہنے میں راحت سمجھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مامور ہونے لگے تو انہوں نے بھی عذر کیا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار میں رہا کرتے تھے۔ وہ اس کو پسند کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ خود ان کو باہر نکالتا ہے اور مخلوق کے سامنے لاتا ہے۔ ان میں ایک حیا ہوتی ہے۔ اور ایک انقطاع ان میں پایا جاتا ہے.' چونکہ وہ انقطاع تعلقات صافی کو چاہتا ہے' اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں' لیکن وہی انقطاع اور صفائی قلب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کو پسندیدہ بنا دیتی ہے اور وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے۔ جیسے حاکم چاہتا ہے کہ اسے کارکن آدمی مل جاوے اور جب وہ کسی کارکن کو پالیتا ہے' تو خواہ وہ انکار بھی کرے مگر وہ اسے منتخب کر ہی لیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو مامور کرتا ہے وہ ان کے تعلقات صافیہ اور صدق و صفا کی وجہ سے انہیں اس قابل پاتا ہے کہ انہیں اپنی رسالت کا منصب سپرد کرے۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ایک قسم کا جبر کیا جاتا ہے۔ وہ کوٹھڑیوں میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں اور اسی میں لذت پاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی کو ان کے حال پر اطلاع نہ ہو' مگر اللہ تعالیٰ جبراً ان کو کوٹھڑی سے باہر نکالتا ہے۔ پھر ان میں ایک جذب رکھتا ہے اور ہزار ہا مخلوق طبعاً ان کی طرف چلی آتی ہے۔ اگر فریب ہی کا کام ہو تو پھر وہ سرسبز کیوں ہو۔ پیر اور گدی نشین آرزو رکھتے ہیں کہ لوگ ان کے مرید ہوں اور ان کی طرف آویں۔ مگر مامور اس شہرت کے خواہش مند نہیں ہوتے۔ ہاں وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ مخلوق الٰہی اپنے خالق کو پہچانے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لے۔ وہ اپنے دل میں بخوبی سمجھتے ہیں کہ ہم کچھ چیز ہی نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی ان کو ہی پسند کرتا ہے۔ کیونکہ جب تک ایسا مخلص نہ ہو کام نہیں کر سکتا۔ ریاکار جو خدا کی جگہ اپنے آپ کو چاہتے ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ دنیا کے آسائش و آرام کے آرزومند نہیں ہوتے۔

ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں۔ لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعاً اس سے متنفر ہوتے ہیں۔ ان کی ہمت اور کوشش اسی ایک امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا اس سے واقف ہو۔ وہ ایسی حالت میں ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ دنیا ان کو نہ پہچان سکے' مگر ممکن نہیں ہوتا کہ دنیا ان کو چھوڑ سکے کیونکہ وہ دنیا کے فائدہ کے لئے آتے ہیں۔ ان لوگوں کے جو دشمن اور مخالف ہوتے ہیں ان سے بھی ایک فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ان کے سبب سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ ان کی چھیڑ چھاڑ سے عجیب عجیب انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ نہ ہوتے تو قرآن شریف کے تیس سیپارے کیونکر ہوتے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سی فطرت والے ہی اگر سب ہوتے تو ایک دم میں وہ مسلمان ہو جاتے۔ ان کی کسی نشان اور معجزہ کی حاجت ہی نہ ہوتی۔ پس ہم ان مخالفوں کے وجود کو بھی بے مطلب نہیں سمجھتے۔ ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے اور اس کی

باقی صفحہ 7 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

پامپیئی (Pompeii) کی تباہی

تاریخ عالم میں بعض ایسے واقعات انمٹ نقوش کے طور پر رقم ہیں جو عذاب الٰہی اور مظاہر قدرت کی بے پناہ طاقتوں کی ہمیشہ ہمیش کے لئے گواہی بن کر رہ گئے ہیں۔ اور جن کو قرطاس ہستی پر کندہ آج بھی ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ سکتے ہیں۔ انہی میں سے ایک ہیبت ناک واقعہ اٹلی کے ایک شہر پامپیئی کی تباہی ہے جو آج سے دو ہزار سال قبل ظہور پذیر ہوا۔

پامپیئی ایک خوبصورت اور اپنے دور کے جدید شہروں میں شمار ہونے والا دولت مند لوگوں کا وطن تھا۔ شہر کے بیچوں بیچ درمیان میں ایک پبلک ہال تھا جس میں پبلک جلسے منعقد ہوا کرتے تھے اور اس سنٹرل چوک سے چاروں طرف کو کشادہ سڑکیں نکلتی تھیں جو پہاڑ کے آتش فشانی پتھروں سے پختہ کی گئی تھیں۔ شہر کے بڑے بڑے رؤسا اور دولتمند لوگ اسی چوک کے اردگرد کے علاقہ میں زیادہ تر آباد تھے۔ یونانی اور رومن تہذیبوں کا سنگم یہ شہر فائن آرٹس اور فن تعمیر کے خوبصورت نمونے اپنے اندر سموئے ہوئے تھا اور یونانی دیوتاؤں اور قومی مشاہیر کے بڑے بڑے مجسمے مختلف جگہوں پر نصب تھے۔ بڑے بڑے پروقار ستونوں پر استادہ شاہانہ عمارات یہاں کے مکینوں کی ثروت اور اعلیٰ ذوق کی عکاسی کرتی تھیں۔ بحر اوقیانوس کے ساحلوں کے قریبی علاقوں کی رنگینئی فطرت اور دلفریب موسم سے لطف اندوز ہونے کے لئے رومن امراء نے اپنے قصر اس علاقے میں تعمیر کر رکھے تھے۔ الغرض زندگی اپنی پوری شان و شوکت سے اس علاقہ میں رواں دواں تھی۔

پہلی وارننگ

بیضوی شکل میں آباد یہ شہر نیپلز کی خلیج کے ساتھ ساتھ ویسیوویس Vesuvius آتش فشاں پہاڑ سے ایک میل کے فاصلہ پر لاوا سے بنی ہوئی سطح مرتفع پر واقع تھا۔ 700 قبل از مسیح سے آباد یہ شہر سن 91 عیسوی تک مکمل طور پر رومن تہذیب و ثقافت کا علمبردار بن چکا تھا۔ شہر کے اردگرد ایک عظیم الشان دیوار تعمیر کی گئی تھی جس میں 8 دروازے تھے۔ بڑی بڑی سڑکیں 90 درجے کے زاویے پر مرکزی چوک سے نکلتی ہوئی سارے شہر کو ملاتی تھیں۔ شہر میں تھیٹر، امرا کے دربار، بڑے بڑے معبد اور عوام کے لئے بڑے بڑے پبلک غسل خانے اس زمانے کے رسم و رواج کے لحاظ سے بنے ہوئے تھے۔ اکثر عمارات دو منزلہ تھیں اور مالک اور ملازمین کے لئے الگ الگ مخصوص دو دو حصوں پر مشتمل تھیں۔ سن 63 عیسوی میں ایک زبردست زلزلے نے پامپیئی کے ساتھ ساتھ دو قریبی شہروں نیپلز Naples اور ہرکولینیم Herculaneum میں کسی حد تک تباہی مچائی اور سڑکوں اور چوکوں کے کنارے استادہ دیوتاؤں کے مجسمے گر گئے اور بڑے بڑے ستونوں اور عمارات کو کافی نقصان پہنچا۔ ویسیوویس کے آتش فشاں سے اس موقع پر گہری سی ڈراونی آوازیں نکلتی سنی گئیں۔ بہرحال زلزلہ آیا اور گزر گیا۔ لوگوں نے اپنی اپنی عمارات کی مرمت کر لی اور کسی کو وہم و گمان تک بھی نہ آیا کہ یہ زلزلہ تو اصل تباہی کی ایک چھوٹی سی پہلی وارننگ تھی۔

ویسیوویس پھٹ پڑا

سن 79 عیسوی میں اچانک ہی ویسیوویس پہاڑ پھٹ پڑا۔ اور ایسی شدت سے لاوا اگلنے لگا کہ پہاڑ کے دامن میں واقع شہر ہرکولینیم کی تمام گلیاں، عمارات اور یہاں تک کہ سمندر کا ساحلی علاقہ تک لاوے کے تیزی سے بہتے ہوئے کھولتے ریلے کی زد میں آ گیا اور ہر چیز بھسم ہو کر رہ گئی۔ آسمان کی بلندیوں سے نیچے گرنے والی جلتی ہوئی راکھ، گرم پتھروں اور آتش گیر مادے کی پہاڑ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع پامپیئی پر ایسی بارش ہوئی کہ الامان والحفیظ۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور زہریلی گیسوں نے فضا کو گھیر لیا۔ لوگوں نے بھاگ کر جان بچانی چاہی لیکن برستے پتھروں اور آگ اور چاروں طرف پھیلی ہوئی زہریلی گیس کی زد میں آ آ کر گلیوں بازاروں میں ڈھیر ہوتے چلے گئے کچھ لوگ سمندر کی طرف سے ایک بیڑے میں ساحل پر پہنچے کہ لوگوں کو شہر سے نکلنے میں مدد دیں لیکن ساحل پر اترتے ہی خود موت کا شکار ہو گئے۔ پہاڑ سے بہنے والا لاوا گلیوں اور سڑکوں پر سے ہوتا ہوا مکانوں میں داخل ہونے لگا اور پھر اس کی تہہ موٹی ہونی شروع ہوئی۔ اس کی شدید حرارت نے ہر چیز کو جلا ڈالا اس کے بوجھ تلے آ کر عمارات زمین بوس ہوتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ اس لاوے کی اونچائی اس قدر ہو گئی کہ پورے کا پورا شہر اس کے نیچے چھپ گیا اور یوں دنیا سے پامپیئی کا نام و نشان مٹ گیا۔ صرف چند ایک اونچی عمارات یا مجسموں کے اوپر کے کنارے باہر نظر آتے تھے اور وہ بھی بعد کے پہاڑ کے دوبارہ پھٹنے کے بعد غائب ہو گئے۔ لاوا زیادہ تر سیلاب کے پانی کی طرح نہیں بلکہ اوپر سے برسنے والی آگ اور راکھ کے گرنے سے مکانوں کے اندر اور چھتوں پر جمع ہو کر ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا تھا۔ اس آتش فشانی عمل سے نہ صرف پامپیئی بلکہ قریب کے دو اور شہر سٹیبی اور ہرکولینیم بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ اس لاوے کی تہہ اتنی اونچی ہو گئی کہ قریب بہتے ہوئے دریا سارنو Sarno کا رخ بدل گیا اور سمندر کے ساحل کی اونچائی اتنی زیادہ ہو گئی کہ باہر کی دنیا سے یہ علاقہ قطعی طور پر منقطع ہو گیا اور یوں تقریباً سترہ سو سال تک یہ شہر مکمل طور پر آتش فشانی لاوا کے نیچے دبا ہوا گم رہا۔

پامپیئی کی دریافت

1748ء کی بات ہے کہ ایک شخص اس علاقہ میں کسی کام کے لئے زمین کی کھدائی کر رہا تھا کہ اچانک اس کا پھاوڑا ایک زیر زمین دبی ہوئی دیوار سے ٹکرایا۔ یہ بات پورے اٹلی میں پھیل گئی اور فن تعمیر اور آثار قدیمہ کے ماہرین نے اس علاقے کا رخ کیا۔ پامپیئی کے بارے میں تاریخ میں تو ذکر موجود تھا لیکن اس شہر اور اس کے ساتھ تباہ ہونے والے شہروں کے محل وقوع کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا کیونکہ ہر چیز زیر زمین دبی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس علاقہ کی کھدائی شروع ہوئی۔ پہلے پہل کھدائی کرنے والوں کو اس جگہ سے دبی ہوئی قیمتی اشیاء اور عجائب گھروں کے لئے نادر نمونوں کی تلاش تھی جو بہت بڑی تعداد میں دستیاب بھی ہوئے۔ تقریباً ایک سو سال تک شہر کی بڑی بڑی اہم عمارات جیسے مرکزی چوک میں واقع پبلک ہال۔ عبادت خانے اور بڑے امرا کی عمارات وغیرہ کی مکمل بازیابی کے لئے کھدائی ہوتی رہی۔ 1860ء میں باقاعدہ ایک سکیم کے تحت پورے شہر کی کھدائی کا کام شروع کیا گیا۔ یعنی صرف اہم جگہوں یا عمارات کی کھدائی کر کے ان میں سے نادر نمونے حاصل کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو کچھ جہاں پر ہے کی بنیاد پر ہر چھوٹی بڑی عمارت۔ ہر گلی کوچے۔ ہر نصب شدہ مجسمے کو اس صورت میں زمین سے برآمد کیا جائے جس صورت میں یہ پامپیئی کے زمانے میں موجود تھا اور یوں پورا شہر اپنے کھنڈرات کی صورت میں سامنے آ جائے۔ یہ سارا کام اٹلی کی حکومت کی مدد اور نگرانی سے کیا گیا اور اب تقریباً آدھے سے زیادہ شہر کی کھدائی ہو کر اس کے کھنڈرات برآمد کئے جا چکے ہیں۔ اور جب لوگ ان عمارات کے اندر کھڑے ہو کر آج سے دو ہزار سال قبل کی ان عمارات کی خوبصورتی شان و شکوہ اور ان کے مکینوں کے بارے میں تصور کرتے ہیں تو دل پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔ ہم پامپیئی کی گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ ان کے مرکزی چوک۔ دو رویہ اونچی عمارات اور دیوتاؤں کے ٹوٹے ہوئے مجسموں کے پاس سے

باقی صفحہ 7 پر

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل)

جماعت احمدیہ برازیل کا ساتواں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ باوجود بعض مشکلات کے جماعت احمدیہ برازیل کا ساتواں جلسہ سالانہ 25 اور 26 مارچ 2000ء کو کامیابی کے ساتھ انجام پایا۔ ہمیشہ کی طرح امسال بھی تینوں مقامی اخباروں سے رابطہ کیا گیا۔ ان کے ایڈیٹر صاحبان اور اخباری نمائندوں سے تفصیلی ملاقات کی اور جماعت احمدیہ سے متعارف کروانے کے علاوہ جلسہ سالانہ کے متعلق مواد ان کو دیا گیا۔ ان میں سے دو اخباروں نے بہت اچھی رپورٹ شائع کی۔ ایک اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر بھی شائع کی اور دوسرے دن بھی دوبارہ خبر شائع کی۔

امسال پہلی مرتبہ ایک مقامی ٹیلی ویژن چینل سے بھی رابطہ ہوا چنانچہ اس چینل کی ایک ٹیم جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر آئی اور تفصیلی انٹرویو لیا اور پھر دو مرتبہ مختلف اوقات میں یہ رپورٹ نشر کی گئی۔

اس مرتبہ جلسہ کے انتظامات بھی پہلے سے بہتر رہے۔ خصوصیت سے صفائی کا بہت اہتمام کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ بھی خوب سجایا گیا تھا۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس بروز ہفتہ شام 7 بجے خاکسار (وسیم احمد ظفر مربی انچارج برازیل) کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم مع پرتگیزی ترجمہ سے شروع ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور بعض دیگر ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل نے تربیتی تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد نئے احمدی احباب نے اپنے تاثرات بیان کئے کہ انہوں نے کیوں احمدیت قبول کی۔ تقاریر کے بعد عام دینی معلومات کا ایک دلچسپ پروگرام ہوا۔ اسی طرح خدام، اطفال اور لجنہ کے الگ الگ پروگرام ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس بھی خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ جس میں تلاوت نظم کے بعد مختلف تقاریر ہوئیں۔ دو مقامی گرجاؤں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی اور تقاریر بھی کیں۔ ہمیشہ کی طرح امسال بھی لنگر خانہ کا نظام جاری کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت اثرات مرتب فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بن جائے۔ معاونین جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9۔ جون 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میگزین

نمبر 20

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

”اپنے پیدا کرنے والے کے در کے منگتے ہی رہنا“

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک تحریر

مجھے وائسرائے کا خط ملا۔ چونکہ معاملہ ابھی تک بصیغہ راز تھا اس لئے لازم تھا کہ جیسے انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے خط لکھا تھا میں بھی انہیں اپنے ہاتھ سے جواب لکھوں اور پھر خود ہی ڈاک خانے جا کر خط کو بذریعہ رجسٹری بھیجنے کا انتظام کروں۔ اگر یہ کام کسی اور کے سپرد کرتا تو اندیشہ تھا کہ بات ظاہر ہو جاتی۔ جواب لکھ کر میں نے گاڑی کے لئے آواز دی۔ دوپہر کا وقت تھا میری اہلیہ نے بھی میری آواز سن لی اور پوچھا گرمی میں کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا ذرا ڈاک خانے تک ایک خط رجسٹری کرانے جا رہا ہوں۔ کہا عبدالکریم کو کیوں نہیں دے دیتے؟ میں نے کہا یہ کام عبدالکریم کے کرنے کا نہیں۔ ان دنوں میڈنز ہوٹل کے پھاٹک کے برج میں ایک چھوٹا سا ڈاک خانہ تھا میں خط وہاں لے گیا اور رجسٹری کرنے کے لئے پیش کیا۔ مجھے رجسٹری کے قواعد کا علم تھا نہ خط رجسٹری کرانے کا تجربہ' بابو صاحب خط دیکھ کر برافروختہ ہوئے۔ شاید پتہ پڑھ کر خیال کیا ہو کہ یہ کوئی منگتا ہے جس کے بگڑے ہوئے دماغ میں خیال آیا ہے کہ چلو وائسرائے ہی سے کچھ مانگ لیں خط میری طرف واپس پھینک کر غصے کے لہجے میں کہا ”آجاتے ہیں کہیں کے نہ عقل نہ سمجھ یہ لو فارم اسے پر کر کے لاؤ“۔ میں نے ان سے معذرت کی اور فارم پر کر کے پیش کر دیا۔ کچھ دنوں بعد جب سرکاری اعلان ہو گیا تو درگا داس صاحب نے جو شملہ میں ٹریبیون کے نمائندے تھے اخبار میں لکھا ”میاں صاحب کی جگہ ایک ادنیٰ درجے کے وکیل کا تقرر ہوا ہے۔“ ایسے واقعات بعد میں بھی کبھی کبھی ہوتے رہے اور ہر بار میں اپنے نفس کو تنبیہ کرتا دیکھنا کہیں گھمنڈ میں نہ آجانا۔ ہو تم منگتے ہی لیکن اپنے پیدا کرنے والے کے در کے منگتے ہی رہنا انسانوں سے کبھی حاجت روائی نہ چاہنا۔ تم وکیل رہو یا کچھ اور ہو تم ادنیٰ ہی اعلیٰ وہی ہے جسے اللہ بلند کرے' تم ادنیٰ ہو اور عاجز ہو اس کے آگے ہر وقت جھکے رہو۔ درگا داس صاحب کو میں اس سے پہلے بھی جانتا تھا بعد میں تو اکثر مجھ سے ملتے رہے۔ میرے مکان پر بھی کئی بار تشریف لاتے تھے میں انہیں نہایت اکرام اور تواضع سے ملتا اور وہ بھی میرے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے۔ تنقید کے طور پر کچھ کہتے تو ہنس کر کہتے۔ کئی سال بعد جب میں فیڈرل کورٹ کا جج تھا ایک دن میڈنز ہوٹل کے ڈاک خانے والے بابو صاحب جو ملازمت کی میعاد پوری کر چکے تھے اپنی کسی ذاتی ضرورت کے سلسلے میں مجھے ملنے کے لئے میرے مکان پر تشریف لائے۔ میں کچھ خجل ہوا کہ انہیں یاد آتا ہو گا کہ اسے تو خط رجسٹری کرنے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا تھا۔ وہ معمر تھے میں ادب اور تواضع سے پیش آیا اور جو ارشاد انہوں نے فرمایا میں نے اس کی تعمیل کر دی۔

(تحدیث نعمت ص 306 طبع دوم)

سیب۔ فاسفورس کا خزانہ

پھلوں میں سیب کو صحت و توانائی بخش اور لذیذ ترین پھل قرار دیا گیا ہے۔ اس کا ذکر قدیم طبی و مذہبی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ سیب کی سینکڑوں اقسام ہیں۔ جن میں سے پندرہ سو باقاعدہ دریافت ہو چکی ہیں جنت ارضی کشمیر میں سو کے لگ بھگ اقسام کے سیب پائے جاتے ہیں۔ تازہ سیب میں 80 فیصد پانی ہوتا ہے۔ سیب میں دوسرے پھلوں اور سبزیوں کی نسبت فاسفورس زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے چھلکوں میں وٹامنز بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کا چھلکا ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ سیب کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے۔ چہرے کی جلد کیلئے اس سے بہتر اور کوئی ٹانک نہیں روزانہ ایک دو سیب کھانے سے صحت قابل رشک بن جاتی ہے اور جسم میں کیلشیم کی مقدار بھی کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے نظام ہضم تیز ہوتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے سیب فاسفورس کا قدرتی خزانہ ہے۔ خون کی کمی والے مریضوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ سیب کو دل کی امراض دور کرنے میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ سیب دماغی کام کرنے والوں کیلئے ایک موثر غذائی ٹانک ہے۔ اس سے دماغ کو قوت ملتی ہے' حافظہ بڑھتا ہے۔ سیب میں طبی اثرات بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ سیب کے مربہ جات دل و دماغ کیلئے بہت فائدہ مند ہوتے ہیں۔ سیب کا شربت دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ قے اور متلی روکتا ہے اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔

تنبیہ برائے تربیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 10)

آنحضورؐ کی سادہ اور پاکیزہ زندگی

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت رسول کریم ﷺ کی سادہ پاکیزہ اور جفاکش زندگی نے آپ کے چہرے پر ایک نور کی سی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ جس پر آسمانی نور کے نزول نے ایک اور ہی عالم پیدا کر دیا۔ صحابہؓ کبھی پورے ماہ کے چاند کی طرف دیکھتے اور کبھی اس چہرے کا نظارہ کرتے۔ اور بے اختیار گواہی دیتے کہ وہ نور چاند سے بڑھ کر روشن ہے۔ کبھی اسے آفتاب سے تشبیہ دیتے۔ لیکن اس اقرار کے ساتھ کہ فی الواقعہ وہ نور ہر دوسرے حسن سے بہتر ہے۔

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے بہتر میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا آپ کا چہرہ آفتاب کی مانند تھا۔ اور نہ ہی میں نے آپ سے زیادہ کسی کو تیز رفتار پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار کا یہ عالم تھا کہ گویا زمین کی صف آپ کے قدموں تلے لپٹتی جا رہی ہو۔ ہم آپ کے ساتھ رہنے کے لئے کوشش کر کے چلتے تھے۔ لیکن آپ کی چال میں کوشش اور تکلف نظر نہیں آتا تھا۔ ہاں ایک طبعی روانی تھی۔

(ورزش کے زینے۔ صفحہ 26)

ٹائی ٹے نک کا ماڈل

لبنان کے ایک شہری نے ماچس کی تیلیوں سے ٹائی ٹے نک کا ایک خوبصورت ماڈل تیار کیا ہے۔ نوائے وقت 29 جولائی 2000ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق تین میٹر لمبے اور ڈیڑھ میٹر اونچے جہاز کو بنانے کیلئے ایک لاکھ اٹھارہ ہزار ماچسوں کی تیلیاں استعمال کی ہیں۔ اور اسے ڈیڑھ سال میں مکمل کیا گیا ہے۔ اس جہاز کو مکمل کرنے کیلئے فلم ٹائی ٹے نک سے مدد حاصل کی ہے۔ اسے حقیقت سے قریب تر دکھانے کیلئے انہوں نے اس کے اندر دو ہزار بلب بھی لگائے ہیں۔

غزل

نقش' فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن' ہر پیکر تصویر کا

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا' لانا ہے جوئے شیر کا

جذبۂ بے اختیار شوق دیکھا چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر. ہے دم شمشیر کا

آگہی' دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

بس کہ ہوں غالب! اسیری میں بھی آتش زیر پا
موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا

(مرزا اسد اللہ خان غالب)

دنیا کا سب سے وزنی پاندان

ملتان کے موبائل پان شاپ کے مالک رانا بھائی شاہی خاندان والے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کے پاس دنیا کے سب سے زیادہ وزنی دو پاندان ہیں۔ جن میں ایک کا وزن سوا من اور دوسرے کا ساڑھے تین من ہے۔ چار فٹ لمبے اور ڈیڑھ فٹ چوڑے اور اونچے ان پاندانوں کو چار آدمی مل کر اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی موبائل پان شاپ سے بہت سی نامور شخصیات پان کھا چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قلیل معاوضہ میں شاہی پان بیچنے کا مقصد کمانا نہیں بلکہ اس روایت کو برقرار رکھنا ہے۔

(نوائے وقت 29 جولائی 2000ء)

آتش شوق اور آہِ سرد

دور تک پھیلے ہوئے سلسلہ کوہ کی برف سے پٹی ہوئی خوبصورت وادیوں اور ڈھکی ہوئی بارعب چوٹیوں کو ہوائی جہاز کے دریچہ سے پہلی بار دیکھا تو پتہ چلا کہ گمراہی میں بے ذوقی اور کفر میں کم نظری کو کتنا دخل ہے اتنے خوش منظر اور پائیدار برف کدے کے ہوتے ہوئے لوگ کیوں کر آتش پرست ہو گئے۔ آگ میں وہ کیا بات ہے جو برف میں نہیں۔ اس میں حدت اس میں شدت' وہ طلائی یہ نقرئی' وہ دھواں دھواں یہ اجلی اور بے داغ اور دونوں معمولات زندگی کے لئے درکار اور کارآمد۔ ایک جنگ میں آتش انتقام بھڑکائی جاتی ہے اور دوسری سرد جنگ کہلاتی ہے۔ شعر کا ایک مصرعہ اگر آتش شوق کے ذکر سے شروع ہو تو دوسرا آہ سرد پر ختم ہوتا ہے۔ رزم ہو کہ بزم اگر آگ لازم ہے تو یخ ملزوم۔

(مختار مسعود کی ”سفر نصیب“ سے انتخاب)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ترک صدر اور وزیر اعظم میں اختلافات

ترکی کے صدر اور وزیر اعظم کے درمیانی اختلافات بڑھ گئے ہیں۔ صدر احمد سیزر نے ایک متنازعہ فرمان پر دستخط کرنے سے پھر انکار کر دیا۔ اس فرمان کے تحت اسلام پسند نظریات کے حامی ہزاروں سرکاری ملازمین کی برطرفی کیلئے کہا گیا تھا۔ صدر نے کہا کہ ڈسپلنری ایکشن فرمانوں کے ذریعے جاری نہیں ہو سکتا۔ صدارت کا مطالبہ فرمانوں کی منظوری دینا نہیں۔ ایسا قانون پارلیمنٹ سے منظور کرایا جانا چاہئے۔ صدر نے جو سابق قانون دان بھی ہیں اس فرمان پر دستخط کرنے سے دوسری بار انکار کر دیا ہے۔ وزیر اعظم بلد ایجویت نے اس پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ صدر احمد سیزر شدت پسند اسلامی جمیعتوں سے نمٹنے کی کوششوں میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ صدر اور کابینہ میں ہم آہنگی نہ ہونے سے پیچیدہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

کینیا میں ٹرین حادثہ

کینیا میں ہونے والے ٹرین حادثے میں مرنے والوں کی تعداد 25 ہو گئی۔ ذرائع کے مطابق 30- افراد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

عراق کا ترکی کو انتباہ

عراق کے 41 شہریوں کی ہلاکت پر عراق نے ترکی کو انتباہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترکی نے جارحیت کی ہے اس کا جواب دینے کا حق رکھتے ہیں۔ عراقی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ معصوم شہریوں کے خلاف ایسی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہیں۔ کہیں بھی اور کسی وقت بھی جواب دیا جا سکتا ہے۔ حالیہ جارحیت انہی حملوں کی کڑی ہے۔ جو ترکی نے 1991ء سے شروع کر رکھے ہیں۔ ترک فضائیہ کی شمالی عراق پر بمباری کے دوران عورتوں اور بچوں سمیت 41 شہری جاں بحق ہو گئے جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔ یاد رہے کہ ترکی وقتاً فوقتاً علاقے میں کرد علیحدگی پسندوں کے خلاف کارروائیاں کرتا رہتا ہے۔

روس میں یوم سوگ

آبدوز میں ہلاک ہونے والوں کے دکھ پر روس میں یوم سوگ منایا جا رہا ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو کو تفریحی پروگرام بند رکھنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ قومی پرچم سرنگوں رکھا جائے گا۔ صدر پیوتن نے ہلاک شدگان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ بی بی سی نے لکھا ہے کہ صدر کے احکامات سے صدر کے دکھ کا اظہار ہوتا ہے۔

بغیر پائلٹ کے بمبار طیارہ

امریکی فضائیہ نے بغیر پائلٹ کے بمبار طیارہ بنا لیا ہے۔ یہ طیارہ 40 ہزار فٹ کی بلندی سے میزائل گرا سکے گا۔ 26 فٹ لمبا "او کا" ایک ہزار میل تک پرواز کر سکے گا۔ اس طیارہ کو آئندہ ماہ تک ائیر فورس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ اس طیارے سے امریکی فضائیہ کے جوانوں کی ہلاکتوں میں کمی آ جائے گی۔

چین میں اعلیٰ عہدیدار کو سزائے موت

چینی نیشنل پیپلز کانگریس کے اعلیٰ عہدیدار کی سزائے موت کے خلاف اپیل مسترد کر دی گئی۔ کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے رکن چنگ کیجی پر 4ء9 ملین ڈالر کے خورد برد کا الزام ہے۔ سپریم پیپلز پارٹی کورٹ نے توثیق کر دی تو چنگ سزائے موت پانے والے پہلے اعلیٰ سرکاری عہدیدار ہوں گے۔

سابق صدر سہارتو کی طلبی

انڈونیشیا کے سابق صدر کی کرپشن کے الزامات میں آئندہ ہفتے عدالت میں طلبی کا امکان ہے۔ ابھی باقاعدہ طور پر اطلاع نہیں دی گئی۔

نائب صدر کی مقبولیت میں اضافہ

امریکی صدارتی انتخابات کی مہم میں تیزی آنے پر نائب صدر الگور نے بش جونیئر کو ٹی وی مباحثے کا چیلنج دے دیا ہے۔ امریکی ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار اور موجودہ نائب صدر کی عوام میں مقبولیت بڑھنے لگی ہے۔

جاپان اور شمالی کوریا کا اطمینان

جاپان اور شمالی کوریا نے حالیہ باہمی مذاکرات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر نے دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات کی بحالی کیلئے ہونے والی کوششوں کو سراہا ہے۔

فلپائن میں 18- اہلکار مارے گئے

فلپائن میں نیو پیپلز آرمی نے فوجی قافلے پر حملہ کر کے 18- سرکاری اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ 4- افراد شدید زخمی ہوئے۔

بقیہ صفحہ 4

نصرت اور تائیدات کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے ماموروں کا یہ خاص نشان ہوتا ہے کہ وہ اپنی پرستش کرانا نہیں چاہتے۔ جس طرح پر وہ لوگ جو پیر بننے کے خواہش مند ہیں چاہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی پوجا کرائے تو کیا وجہ ہے کہ وہ دوسرے انسان کے بچے اس پوجا کے مستحق نہ ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایک مرید اس مرشد سے ہزار درجہ اچھا ہے جو مکر کی گدی پر بیٹھا ہوا ہو کیونکہ مرید کے اپنے دل میں کھوٹ اور دغا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اخلاص کو چاہتا ہے۔ ریاکاری پسند نہیں کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 7-8)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مبشر احمد صاحب ایاز استاذ الجامعہ تحریر کرتے ہیں عزیزم برادرم سید اظہر احمد شاہ و عزیزہ امتہ الحی آسیہ کو اللہ تعالیٰ نے 30- جولائی 2000ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت بچی کا نام "عائشہ کومل" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نومولود حضرت مسیح موعود کے رفیق سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب آف شاہدرہ لاہور کی پڑنواسی اور مکرم حبیب احمد خان صاحب مرحوم آفیسر نیشنل بینک و سابق صدر جماعت سنت نگر لاہور کی نواسی ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی خدمت دین کرنے والی لمبی عمر دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ فرسٹ ایڈ کلاس

○ شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام فرسٹ ایڈ کلاس کامیابی سے مکمل ہو گئی۔ اس کلاس کے انعقاد کے لئے مکرم ڈاکٹر عبد اللہ پاشا صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب مہتمم خدمت خلق نے مختلف امور سرانجام دیئے یہ کلاس ہفتہ میں دو یوم 10 ماہ تک باقاعدگی سے جاری رہی۔ مورخہ 19 جولائی 2000ء بعد نماز مغرب مرکز عطیہ خون ربوہ کے ہال میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کی۔ محترم صدر مجلس نے اس کلاس میں شامل ہونے والے اور کامیاب ہونے والے طلبہ میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں انہوں نے تمام طلبہ کو نہایت موثر رنگ میں خدمت خلق کی تلقین کی۔ اجتماعی دعا اور ریفرشمنٹ پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شکیل غفور صاحب ابن مکرم غفور احمد صاحب سیالکوٹ مورخہ 31- جولائی 2000ء کو ایک حادثے میں انتقال کر گئے ان کی عمر 18 سال تھی۔ ان کا جنازہ اگلے روز ربوہ لایا گیا جہاں یکم اگست کی صبح نماز جنازہ ادا کی گئی۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم سات بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔ ان کے والد محترم بیمار ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کے لئے ہمیشہ ہمارا باعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

افتتاحی تقریب ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر ویلفیئر آئی ہسپتال کراچی

○ مورخہ 20- فروری 2000ء جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر ویلفیئر آئی ہسپتال کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ اس تقریب میں کراچی کے علاوہ سندھ کے مختلف اضلاع سے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس تقریب کی صدارت محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع کراچی نے آنکھوں کے اس ہسپتال کے آغاز سے تکمیل تک کے مختلف مراحل کا مختصر ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب چیئرمین فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی نے ہسپتال کے متعلق ایک جائزہ پیش کیا اور ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب کے مختصر حالات زندگی بیان کئے۔ انہوں نے ہسپتال میں موجود درج ذیل سہولیات کا بھی ذکر کیا۔ (1) کمپیوٹر۔ (2) امراض چشم کی تشخیص کے لئے الٹراسکین۔ (3) مائیکروسکوپ۔ (4) بغیر ٹانکوں کے آپریشن کے لئے فیکو مشین۔ (5) لیبارٹری۔ (6) میڈیکل سٹور (7) آپٹیشن سٹور وغیرہ۔ ان کے بعد مہمان خصوصی محترم مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے خطاب میں احمدی احباب اور ڈاکٹرز کو خدمت خلق کی طرف توجہ دلائی۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

بقیہ صفحہ 5

گزرتے ہوئے ایک عجیب تاثر پیدا ہوتا ہے۔ اور جب اس جگہ سے تیرہ میل کے فاصلہ پر واقع نیپلز کے عجائب گھر میں محفوظ اس جگہ سے برآمد شدہ عورتوں کے زیورات سکے۔ چاندی۔ تانبے اور ہاتھی دانت کے بنے ہوئے برتن اور دیگر نوادرات دیکھتے ہیں تو ماضی کے تصورات میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 23 اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 24-اگست- غروب آفتاب- 6-45
جمعہ 25-اگست- طلوع فجر- 4-11
جمعہ 25-اگست- طلوع آفتاب 5-37

ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم اراضی پر ٹیکس ختم

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم اراضی پر ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ گورنر پنجاب کو ہدایت جاری کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل اور کاشتکاروں کی محنت سے ملکی تاریخ میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوئی۔ خوشحالی کا انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ پاکستان نے پہلی بار دس لاکھ ٹن گندم برآمد کر کے زرمبادلہ کمایا ہے۔ اس خوشخبری پر پنجاب کے کاشتکاروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اب غریبوں کو بینکوں کے چکر نہیں کاٹنے پڑیں گے۔ عملہ گاؤں گاؤں جا کر قرضے دے گا۔

مرد حوصلہ افزائی کریں

جنرل مشرف نے کہا کہ عورتیں سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ چھوٹے قرضوں سے آمدنی بڑھائیں۔ مرد ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ طلبہ انگریزی اور کمپیوٹر سیکھیں۔

اقلیتیں حصہ لیں

چیف ایگزیکٹو نے عیسائیوں کے شہر یوحنا آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا اقلیتیں قومی سیاست کے دھارے میں شامل ہونے کیلئے بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیں۔ ہم سب پہلے پاکستانی ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک دوسرے میں تفریق نہیں کرنا چاہئے۔

شیخوپورہ کیلئے اعلانات

جنرل پرویز نے ضلع شیخوپورہ کی ترقی کیلئے سوا- ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا اور غربت مکاؤ پروگرام کے تحت بننے والی 204 سکیموں کیلئے ساڑھے 17- کروڑ روپے کے فنڈز کی منظوری کا اعلان کیا۔

ہر وقت ہر جگہ مذاکرات

جنرل پرویز مشرف نے بی بی سی کو کہا کہ بھارت کے ساتھ مذاکرات سے قبل کوئی شرط پیش نہیں کریں گے۔ ہر وقت ہر جگہ مذاکرات کی پیشکش پر قائم ہیں۔ کشمیریوں کو بھی مذاکرات میں شامل کیا جائے۔

پاکستان کا حقہ پانی بند کیا جا رہا ہے

جنرل مشرف نے کہا کہ بین الاقوامی طور پر پاکستان کا حقہ پانی بند کیا جا رہا ہے۔ برطانوی حکومت کو 14- افراد کی فہرست بھیجی گئی تھی جنہوں نے اربوں ڈالر لوٹے لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے برطانیہ پر الزام لگایا کہ ایسے لوگوں کو برطانیہ نے پناہ دے رکھی ہے۔

نواز شریف پرسکون ہیں

بیگم کلثوم نواز نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ملکی دفاع کی ضمانت کیلئے نیا فل ٹائم جنرل مقرر کیا جائے۔ نواز شریف نے حالات کو اللہ کی آزمائش سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔ وہ پرویز مشرف سے زیادہ پرسکون ہیں۔ ہماری تین قیمتی گاڑیاں حکومت کے پاس ہیں۔

صدر کلنٹن سے ملاقات ہوگی

وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے بتایا ہے کہ جنرل پرویز مشرف اور صدر کلنٹن کے درمیان 7- ستمبر کو ملاقات متوقع ہے۔

ٹیکس سروے قبول کر لیا گیا

حکومت سے کامیاب مذاکرات کے بعد تاجروں نے ٹیکس سروے قبول کر لیا ہے۔ تاجر دو فیصد ٹرن اوور ٹیکس دیں گے یا ایک فیصد ٹرن اوور اور ساڑھے 16 فیصد جنرل سیلز ٹیکس ادا کریں گے۔ سیلز ٹیکس ماہانہ جمع کرانا ہوگا اور سٹاک سہ ماہی بنیادوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ شہروں میں سروے مزید تیز کر دیا گیا ہے۔ جبکہ 13 مزید شہروں میں جلد سروے ہوگا۔ سٹاک ایمنسٹی سکیم 30- ستمبر تک جاری رہے گی۔ یہ سکیم صرف سیلز ٹیکس کے تحت رجسٹرڈ تاجروں کیلئے ہوگی۔ دو فیصد ٹیکس ادا کر کے سٹاک کو قانونی بنا سکیں گے۔

ضیاء الحق آمر تھے

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ سابق صدر ضیاء آمر تھے ان کے نئے تجربات سے ملک کو نقصان پہنچا۔ انہوں نے 1985ء میں ایک ہی رات میں آئین میں 69 ترامیم کر دیں۔ ضیاء الحق نے سنگین غلطیاں کیں ماضی کے اس آمر کی ترامیم کو سیاسی حکومتوں نے قبول کیا۔ موجودہ حکومت آئین کو چھیڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نمو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164